



سوال

(251) بہت زیادہ مہر اور بہت زیادہ مال کا مطالبہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اور سب لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے لوگ بہت سے حق مہر کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنی نیٹیوں کی شادی کرتے وقت بہت زیادہ مال کا مطالبہ بھی کرتے ہیں اور دیگر شرائط اس پر متزاول تو کیا رشتہ دینے کے عوض یہ جو مال لیا جاتا ہے یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حکم شریعت یہ ہے کہ مہر بلا پھلکا ہو اور یہ رغبت نہ کی جائے کہ مہر بہت زیادہ ہوتا کہ ان بہت سی احادیث پر عمل کیا جاسکے جو اس سلسلہ میں وارد ہیں، شادی کے مسئلہ میں آسانی پیدا کی جاسکے اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو عفت و پاک دامنی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع عطا کیا جاسکے۔ لڑکی کے وارثوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے لئے مال طلب کرنے کی شرط لگائیں کیونکہ انہیں اس کا کوئی حق حاصل نہیں ہے بلکہ یہ حق صرف عورت کا ہے ہاں البتہ باپ ایسی کوئی شرط لگا سکتا ہے جو اس کی بیٹی کے لئے نقصان دہ نہ ہو اور نہ اس کی شادی میں رکاوٹ بنے اور اگر وہ شرط کو چھوڑ دے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِنَائِكُمْ إِنَّ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ (النور ۲۳/۳۲)

”اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے خوش حال کر دے گا۔“

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”بہترین مرد وہ ہے، جس میں نرمی و آسانی ہو“ (ابوداؤد، امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

نبی کریم ﷺ نے اپنے اس صحابی سے فرمایا تھا، جس کا آپ اس خاتون کے ساتھ نکاح کر رہے تھے جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا ہے تھا کہ ”(حق مہر کے لئے کچھ) تلاش کرو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن جب اس صحابی کو لوہے کی انگوٹھی بھی نہ ملی تو نبی کریم ﷺ نے اس کا نکاح اس شرط پر کر دیا کہ قرآن مجید کی ان تمام سورتوں کو جن کے بارے میں اس سے بتایا تھا کہ وہ اسے حفظ ہیں، اپنی بیوی کو بھی سکھا دے۔ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا حق مہر پانچ سو درہم تھا جو آج کے قریباً ایک سو تیس ریال کے برابر ہے اور آپ کی صاحبزادیوں کا مہر چار سو درہم تھا جو آج کے قریباً ایک سو ریال کے برابر ہے اور فرمان باری تعالیٰ ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۱/۳۳)



”یقیناً تمہا تلے رسول اللہ (کی ذات) میں عمدہ (بہترین) نمونہ موجود ہے۔“

جب شادی کے اخراجات کم اور آسان ہوں گے تو مردوں اور عورتوں کے لئے عفت و پاکبازی کی زندگی بسر کرنا آسان ہوگا، فواحش و منکرات میں کمی ہو جائے گی اور امت میں اضافہ ہوگا اور جب شادی کے اخراجات بہت بڑھ جائیں، لوگ مہر میں بہت مبالغہ کرنے لگیں تو شادیوں کی شرح کم ہو جائے گی، بدکاری میں اضافہ ہوگا اور نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بے راہ رو ہو جائیں گے الا من شاء اللہ!

میری، دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ نکاح کو آسان بنائیں، اس سلسلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں، بہت زیادہ مہر کا مطالبہ کرنے سے اجتناب کریں، شادی اور ولیموں کی دعوتوں میں بھی تکلف سے پرہیز کریں اور بس شرعی ولیمہ پر اکتفا کریں جس سے زوجین پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور سب کو ہر چیز میں سنت کے مطابق عمل کی توفیق بخشے!

مقالات و فتاویٰ ابن باز

صفحہ 340

محدث فتویٰ